36856 - عید میں کی جانے والی غلطیاں

سوال

عیدین میں کونسی غلطیاں اور خطائیں ہیں جن سے ہمیں مسلمانوں کو بچنے کا کہنا چاہیے ؟
ہم بعض وہ تصرفات دیکھتے ہیں جو ہمیں پسند نہیں، مثلا نماز عید کے بعد قبرستان جانا، اور عید کی رات کو عبادت کے لیے شب بیداری کرنا.. ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ:

عید آنے کی خوشی میں بعض لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور شریعت سے جہالت کی بنا پر کچھ امور اور تصرفات کرتے ہیں، جن پر تنبیہ کرنا ضروری ہے، ان میں کچھ امور درج ذیل ہیں:

1 - بعض لوگ عید رات عبادت کے لیے شب بیداری کرنا مشروع سمجھتے ہیں.

بعض لوگوں کا اعتقاد ہے کہ عید کی رات عبادت کے لیے شب بیداری کرنا مشروع ہے، یہ کام بدعات میں شامل ہوتا ہے جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں، بلکہ اس کے متعلق ایک ضعیف روایت پیش کی جاتی ہے:

" جس نے عید کی رات شب بیداری کی دل مردے ہونے والے دن اس کا دل مردہ نہیں ہو گا "

یہ حدیث صحیح نہیں، یہ دو طریق سے مروی ہے، ان میں سے ایک طریق تو موضوع اور دوسرا بہت زیادہ ضعیف ہے.

دیکھیں: سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للالبانی حدیث نمبر (520 - 521).

لہذا عید کی رات کو باقی راتوں میں قیام کے لیے مخصوص کرنا مشروع نہیں، لیکن اگر کسی شخص کی ہر رات کو قیام کی عادت ہے اس کے لیے عید کی رات بھی قیام کرنے میں کوئی حرج نہیں.

2 ـ عید الفطر اور عید الاضحی كے روز قبرستان كی زیارت كرنا:

یہ تو عید كے مقاصد خوشی و سرور اور اس كے شعار فرحت كے مناقض ہے، اور نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف رحمہ اللہ كے طریقہ كے بھی مخالف ہے، كیونكہ یہ تو اس نہی میں شامل ہوتا ہے، جس میں نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں كو میلہ گاہ بنانے سے منع فرمایا ہے، كیونكہ كسی معین وقت اور معروف موسم میں قبرستان جانا قبروں كو میلہ گاہ بنانے كے معانی میں شامل ہوتا ہے، اہل علم نے یہی بیان كیا ہے.

دیكھیں: احكام الجنائز و بدعھا للالبانی صفحہ (219 ـ 258).

3 ـ باجماعت نماز ادا نہ كرنا، اور نمازوں كے وقت سوئے رہنا:

بہت افسوس كی بات ہے كہ آپ كچھ مسلمانوں كو عید كے روز سو كر نماز ضائع كرتے ہوئے دیكھیں گے، وہ سو كر نماز باجماعت تك ترك كر دیتے ہیں، حالانكہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" ہمارے اور ان (مشركوں) كے مابین حد فاصل اور معاہدہ نماز ہے، لہذا جو شخص بھی نماز ترك كرتا ہے اس نے كفر كیا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (2621) سنن نسائی حدیث نمبر (463) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ایك حدیث میں رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" منافقین كے لیے سب سے مشكل اور بھاری نماز عشاء اور فجر كی نماز ہے، اگر انہیں علم ہو كہ اس میں كیا ہے تو وہ اس كے لیے ضرور آئیں، چاہے سرین كے بل گھسٹ كر ہی، میں نے ارادہ كیا ہے كہ نماز كا حكم دوں اور نماز كے لیے اقامت كہی جائے، اور پھر میں ایك شخص كو نماز پڑھانے كا حكم دوں، اور پھر خود كچھ ایسے آدمیوں كو جن كے ساتھ ایندھن ہو اپنے ساتھ ان لوگوں كی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوئے اور ان كو گھروں سمیت جلا كر راكھ كر دوں "

صحیح مسلم حدیث نمبر (651).

4 ـ عیدگاہ اور سڑكوں میں عورتوں اور مردوں میں اختلاط، اور مردوں كے ساتھ دھكم پیل كرنا:

ایسا کرنے میں عظیم فتنہ اور بہت زیادہ خطرہ ہے، عورتوں اور مردوں کو اس سے بچنے کا کہنا واجب ہے، اور اس سے بچنے اور منع کرنے کے حتی الامکان اقدامات کرنا ضروری ہیں، اسی طرح مردوں اور نوجوانوں کو عیدگاہ سے عورتوں کے جانے کے بعد نکلنا چاہیے، عورتوں کے نکلنے سے قبل مرد اور نوجوان نہ نکلیں.

5 ـ بعض عورتوں کا بے پرد اور بن سنور کر خوشبو لگا کر عید گاہ جانا:

یہ مصیبت اور بیماری عام ہو چکی ہے، اور لوگ اس میں بہت ہی سستی اور کاہلی سے کام لے رہے ہیں، اللہ تعالی ہی مدد فرمائے، حتی کہ بعض عورتیں اللہ تعالی انہیں ہدایت سے نوازے تو نماز تراویح اور نماز عید کے لیے نکلتی ہیں، خوبصورت ترین لباس زیب تن کرتی اور سب سے بہترین خوشبو استعمال کرتی ہیں.

حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو عورت بھی خوشبو لگا کسی قوم کے پاس سے گزرے اور لوگ اس کی خوشبو محسوس کریں تو وہ زانیہ ہے "

سنن نسائی حدیث نمبر (5126) سنن ترمذی حدیث نمبر (2786). علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب والترھیب حدیث نمبر (2019) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جو قسمیں جہنمی ہیں، میں نے انہیں نہیں دیکھا، ایك وہ قوم جن کے پاس گائے کی دموں جیسے کوڑے ہونگے وہ لوگوں کو مارینگے، اور وہ عورتیں جنہوں نے لباس تو پہنا ہوگا لیکن وہ ننگی ہونگی، دوسروں کو اپنی طرف مائل کرنے، اور خود دوسروں کی طرف مائل ہونے والی، ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہان جیسے ہونگے، وہ نہ تو جنت میں داخل ہونگی اور نہ ہی اس کی خوشبو کو پائینگی، حالانکہ جنت کی خوشبو اتنے اتنے فاصلہ سے آ جاتی ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2128).

اس لیے عورتوں کے اولیاء اور ذمہ داران کو اللہ تعالی کا ڈر اور تقوی اختیار کرنا چاہیے اور وہ اپنی ماتحت عورتوں کے متعلق اللہ سے ڈریں، اور اللہ تعالی نے ان کے متعلق جو ذمہ داری ان پر ڈال رکھی ہے اسے پوری کریں، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

مرد عورتوں پر نگران ہیں، اس سبب سے کہ اللہ تعالی نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے.

لہذا انہيں چاہيے كہ وہ ان كى راہنمائى كريں، اور انہيں اس كام كى طرف چلائيں جس ميں ان كى نجات و كاميابى ہو، اور اس ميں ان كى دين و دنيا كى سلامتى و بھلائى ہو، اور اللہ تعالى كى حرام كردہ اشياء سے دورى، اور اللہ تعالى كے قرب والى اشياء ميں ترغيب ہوتى ہو.

5 ـ حرام كردہ موسيقى اور گانے سننا:

اس دور ميں جو وبا اور مصيبت عام ہو چكى ہے وہ موسيقى اور ناچ گانے كى وبا ہے، يہ بہت پھيل چكى اور عام ہونے كى بنا پر لوگ اس ميں سستى و كاہلى سے كام ليتے ہيں، ٹيلى ويژن ميں بھى موسيقى، اور پھر ريڈيو ميں بھى، گاڑى ميں بھى اور گھر ميں بھى اور بازار جائيں تو وہاں بھى، لا حول ولا قوۃ الا باللہ، ہر طرف موسيقى نے گھير ركھا ہے، بلكہ اب تو موبائل سيٹ بھى اس شر اور برائى سے محفوظ نہيں رہے، كمپنياں موسيقى ٹونز كى تيارى ميں ايك دوسرے سے آگے بڑھنے كى كوشش ميں لگى ہوئى ہيں، جس كى بنا پر يہ موسيقى تو اب مساجد ميں بھى پہنچ گئى اور اللہ تعالى كى پناہ اب تو مساجد بھى اس سے محفوظ نہيں رہيں.. جو كہ ايك عظيم شر اور برائى ہے كہ آپ مسجد جو كہ اللہ تعالى كا گھر ہے وہاں بھى موسيقى سنيں گے.

آپ اہميت كى خاطر سوال نمبر (34217) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں، يہ بالكل نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے مندرجہ ذيل فرمان كا مصداق ہے:

" ميرى امت ميں كچھ لوگ ايسے ہونگے جو زنا، ريشم، شراب، اور ناچ گانے كو حلال سمجھنے لگيں گے"

اسے بخارى نے روايت كيا ہے.

الحر: حرام فرج يعنى زنا كو كہتے ہيں.

المعازف: يہ ناچ گانا اور اس كے آلات كو كہتے ہيں.

مزيد تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (5000) اور (34432) كے جوابات كا مطالعہ ضرور كريں.

لہذا مسلمان شخص كو اللہ تعالى كا تقوى اختيار كرنا چاہيے، اور اسے يہ علم ہونا چاہيے كہ اس پر اللہ تعالى كى نعمت كا حق يہ ہے كہ اس نعمت كا شكر ادا كيا جائے، اور يہ كوئى شكر نہيں كہ مسلمان اپنے رب اللہ تعالى كى نافرمانى و معصيت كا ارتكاب كرے، وہى اللہ اور رب ہے جس نے اس پر يہ نعمت كى ہے.

ایك صالح شخص عید کے روز کچھ کھیل کود اور لغو کام کرتے ہوئے لوگوں کے پاس سے گزرا تو انہیں کہنا لگا:

اگر تم نے رمضان المبارك میں اچھائی اور اچھے کام کیے ہیں، تو یہ احسان کا شکر نہیں جو تم کر رہے ہو، اور اگر تم نے غلطی اور برائی کی تو اللہ و رحمن کی نافرمانی کرنے والا ایسے نہیں کرتا.

واللہ اعلم .